بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۲۹ شوال ۱۳۶۵ ہجری | ۲۶ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ تبوک۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج بعد نماز عصر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبد المغنی صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقاریر کیں۔

سیکرٹری صاحب مجلس منتظمہ واقفین اطلاع دیتے ہیں۔ کہ واقفین تحریک جدید کا ایک نہایت اہم اجلاس ۲۷ ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوگا۔ تمام واقفین جو قادیان میں موجود ہوں ان کی حاضری ضروری ہے۔

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ ڈیرہ وال کے جلسہ سے واپس آ گئے ہیں ؁

مسلمانانِ ہند کے لئے موجودہ نازک حالات میں کامیابی کا واحد طریق

ہندوستان کے مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ میں اقلیت میں ہیں تعلیمی۔ تجارتی مالی غرض ترقی کے ہر میدان میں ان سے بہت پیچھے ہیں ان حالات میں قدرتی طور پر ان کے قلوب میں ہندو اکثریت کے غلبہ اور اقتدار کا خوف ہے۔ اور ہندوؤں کا اس وقت تک کا طریق عمل اس خوف کو زیادہ تقویت دے رہا ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ نظام حکومت میں ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایسا انتظام ہو۔ جس سے ہندو ان کی ترقی کی راہ میں روک نہ بن سکیں۔ اور وہ اپنی قومی و ملی روایات کے مطابق آزادانہ طور پر زندگی بسر کر سکیں یہی وہ خواہش اور تمنا ہے۔ جو کم و بیش نصف صدی سے ہندوستانی مسلمانوں کی سیاست کا مرکز چلی آ رہی ہے۔ زمانہ کی رَو اور بدلے ہوئے حالات کے مطابق مسلمانوں نے مختلف مطالبات اس سلسلے میں شروع کئے۔ اور اپنی بساط کے مطابق جدوجہد کی۔ یہی مطالبات آج سے دس پندرہ برس قبل مسٹر جناح کے چودہ نکات کی بنیاد تھے۔ اور انہی مطالبات نے آج نعرۂ پاکستان کی شکل اختیار کر لی ہے۔ وزارتی مشن نے حال ہی میں جو سکیم پیش کی۔ اس سے یہ امید کی جاتی تھی۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا کسی حد تک سامان پیدا ہو جائے گا۔ لیکن آخری وقت میں ہندو سیاست کے دباؤ اور مسلمانوں کے باہمی اختلاف کی وجہ سے حکومت برطانیہ نے مسلمانوں کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور ہندوستان کی عنان حکومت ہندو اکثریت کے حوالہ کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں پر شدید غم و غصہ اور مایوسی کی کیفیت طاری ہے

یہ صورت حالات یقیناً ہر دردمند مسلمان کے لئے تکلیف اور تشویش کا موجب ہے۔ مسلمان وہ تھے جو اس ملک میں ایک فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے اور جو صدیوں تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہندوستان میں حکمرانی کرتے رہے لیکن آج یہ کیفیت ہے۔ کہ یہ عظیم الشان فاتح قوم مقہور بنی ہوئی ہے۔ آج ہندو قوم بھی اور برطانوی حکومت بھی بقول مسٹر جناح مسلمانوں کے سامنے پستول تان کر کھڑی ہو گئی ہیں۔ اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر خطہ میں مسلمانوں پر آلام و مصائب کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔

ان حالات میں مسلمانوں کے لئے صحیح طریق عمل کیا ہے۔ اور وہ دیگر اقوام کے کچل دینے والے غلبہ کے خطرہ سے کس طرح نجات پا سکتے ہیں۔ یہ وہ اہم سوال ہے۔ جس پر ہر دردمند مسلمان کو ان دنوں خاص طور پر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان صرف اسی طریق پر عمل کر کے اپنی تمام مشکلات اور خطرات کو مستقل اور دائمی طور پر دور کر سکتے ہیں۔ جس پر چل کر قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے ترقی کی تھی۔ اور وہ طریق ہے خود سچا اور حقیقی مسلمان بننا اور دوسروں کو بنانا۔ خوب غور کر کے دیکھ لیجئے قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی ساری جدوجہد احکام اسلام پر عمل کرنے اور تبلیغ اسلام کے لئے وقف تھی۔ ان کی ساری کوشش قلوب کو اسلام کے لئے مسخر کر لینے کے مرکزی نقطہ کے ارد گرد مرکوز تھیں۔ وہ جس ملک اور جس علاقہ میں بھی جاتے احسن طریق سے اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ اور لوگوں کو سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانے کی کوشش میں لگے رہتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حکومتیں ان کے قدموں میں خود آ گرتیں۔ طاقت و شوکت ان کی غلام ہو جاتی۔ اور وہ غیروں سے نہیں بلکہ خود غیر سراپا التجا بن کر ان کو اپنا محافظ بنا لیتے۔

غرض مسلمانوں کی ترقی کا واحد طریق روز ازل سے تبلیغ اسلام رہا ہے۔ اور یہ طریق مسلمانوں نے خود ایجاد نہیں کیا بلکہ خود اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کی وساطت سے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی اے ہمارے رسول تو اس پیغام کو بنی نوع انسان تک پوری وضاحت کے ساتھ پہنچا۔ جو ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ہر مسلمان پر یہ فرض عائد کیا ہے۔ کہ لوگ مانیں یا نہ مانیں اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لائے۔ اس فرض کو مسلمانوں نے جب تک ادا کیا۔ وہ ہر لحاظ سے ترقی کرتے چلے گئے۔ لیکن جب اسے فراموش کر دیا۔ تو وہ کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود ذلیل و رسوا ہو گئے۔ اگر مسلمان اب بھی صحیح طریق سے اس فریضہ کو ادا کرنا شروع کر دیں تو ان کی تمام مشکلات ایک قلیل عرصہ میں دور ہو سکتی ہیں۔ اور جن اقوام کی اکثریت اور غلبہ کا خوف آج مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ وہ خود اسلام کا ایک جزو بنکر مسلمانوں کے لئے تقویت کا موجب بن سکتی ہیں۔

جماعت احمدیہ اس وقت مسلمانوں میں واحد جماعت ہے۔ جس کی تمام کوششیں تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہیں۔ سامان کی قلت اور اپنوں اور غیروں کی مخالفت کے باوجود اسے اس میدان میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اور مخالفین اسلام تک اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ولادت باسعادت

قادیان ۲۵ ستمبر۔ یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ کل رات کے دس بجے نواب زادہ میاں عباس احمدؐ صاحب ابن نواب محمدؐ عبداللہ خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کے ہاں فرزند تولد ہؤا۔ مولود مسعود حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا اور حضرت مرزا شریف احمدؐ صاحب کا نواسہ ہے۔ اس موقعہ پر ہم حضرت مرزا شریف احمدؐ صاحب۔ نواب محمدؐ عبداللہ خاں صاحب اور دونوں خاندانوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو عمر دراز عطا کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موعودہ برکات اور انعامات کا وارث بنائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

کیا آپ نے اس امر پر بھی کبھی غور کیا ہے؟ کہ ہندوستان میں ۳۵ کروڑ ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو اس وجہ سے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مٹانے کے درپے ہیں۔ کہ انہیں اسکی خوبیوں کا علم نہیں۔

یقیناً آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ اپنے نفسوں کو بھلادیں اور دیوانہ واران احباب کو تبلیغ کر کے انہیں اسلام کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ ورنہ آپ کا یہ دعویٰ کہ آپ دین کو قائم کرنے والے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا مرسل و فرستادہ مان کر صحابہ رضؓ کا درجہ پالیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر لی ہے غلط ہوگا۔

تبلیغ کرنے والے احباب باقاعدہ رپورٹ بھجوائیں۔ زیر تبلیغ احباب کے پتے بھجوائیں۔ مرکز سے ٹریکٹ و لٹریچر ضروری طلب کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

اگر ایک چھوٹی سی جماعت اپنے محدود وسائل کے ساتھ اپنوں اور غیروں کی مخالفت کے باوجود عظیم الشان کامیابی حاصل کر سکتی ہے۔ تو اندازہ لگائیے اگر ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان متحدہ طور پر غیر مسلم اقوام میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا عزم کر لیں۔ تو کس قدر کامیابی ہو سکتی ہے۔ اگر مسلمان اس اہم امر کی طرف متوجہ ہوں۔ تو یقیناً چند سالوں میں دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ ملکوں کے ملک اسلام کی آغوش میں آسکتے ہیں۔ اور اسلام پھر اپنی کھوئی ہوئی طاقت و عظمت کے ساتھ دنیا کے ہر کونہ اور ہر گوشہ میں سربلند ہو سکتا ہے۔

حال ہی میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس اہم فریضہ کی طرف سے مسلمانوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

”ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان اگر سب کے سب اپنے فرض کو سمجھیں۔ تو ہندوستان کی تبلیغ بہت ہی آسان ہو جاتی ہے۔ اور غیر مسلموں کو اسلام کے حلقہ میں داخل کرنا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔ ایک مسلمان کے حصہ میں تین یا چار غیر مسلم آتے ہیں۔ اگر ایک آدمی کے پاس اسلام جیسی اعلیٰ تعلیم ہو۔ اور وہ دن رات اپنے تین چار ساتھیوں کے سامنے اسکی خوبیاں بیان کرتا رہے۔ تو ہو نہیں سکتا کہ اسلام کی اعلیٰ اور فطرت کے مطابق تعلیم دوسروں کے دلوں میں گھر نہ کرے۔ .... اسلام ایسے روشن دلائل سے مزین ہے کہ دوسرے مذاہب اسکی تاب نہیں لاسکتے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ خود مسلمانوں نے اسکی طرف سے بے توجہگی پیدا کر لی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب تک مسلمان اس اہم فریضہ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس وقت تک وہ دوسروں پر غلبہ نہیں پاسکتے۔ اور خصوصاً جو حالات آج کل ہمارے ملک میں پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو جلد بیدار ہونا چاہیئے۔ اور اپنے مذہب کو ایسے مقام پر کھڑا کرنا چاہیئے کہ وہ تمام مذاہب کو اپنے حملوں سے خاموش کرادے۔“

تمام احمدی احباب کا فرض ہے۔ کہ حضور کے اس ارشاد کو حتی الامکان تمام مسلمانوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور انہیں تبلیغ اسلام کی اہمیت کا احساس کرائیں۔ کیونکہ اس نازک دور میں مسلمانوں کے تحفظ و بقا کا صحیح طریق

بیعت کرانے میں اول رہنے والوں کیلئے انعام

میاں اکبر علی صاحب سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز باغبانپورہ حال قادیان نے پچاس روپے دفتر ہذا میں بھجوائے تھے۔ کہ ضلع لاہور اور ضلع گورداسپور کے دو ایسے احمدی دوستوں کو جو ایک سہ ماہی میں دوسرے افراد کے مقابلہ میں بیعتیں کرانے کے لحاظ سے اول رہیں۔ پچیس پچیس روپیہ نقد بطور انعام دیئے جائیں۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے استصواب کیا گیا۔ تو حضور نے نقدی کی صورت میں انعام دینے کو ناجائز قرار دے کر اس سے روک دیا۔ اور اس کی بجائے یہ صورت پسند فرمائی۔ کہ اول رہنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں انعام کے طور پر دی جائیں۔

سو ضلع گورداسپور اور ضلع لاہور کے احمدی احباب اس دینی مسابقت میں حصہ لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ بیعتیں کرانے کی کوشش کریں۔ اگست تا اکتوبر کی سہ ماہی میں ان اضلاع میں جو دوست سب سے زیادہ بیعتیں کرائیں گے۔ بشرطیکہ ان کی بیعتوں کی تعداد دس کس سے کم نہ ہو۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے پچیس پچیس روپیہ کی کتابیں انعام کے طور پر دی جائیں گی۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

احمدی فوجی احباب ضلع گورداسپور اور انکے لواحقین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست گذشتہ جنگ میں فوت ہو گئے ہوں۔ ان کے وارث خود (جن میں والدین۔ بیوی اور بچے شامل ہیں) یا میڈیکل بورڈ کے ذریعہ ڈسچارج ہو کر آئے ہوں۔ امداد کے لئے (برائے شادی متوفی کے لڑکی یا بہن یا قرضہ کی ادائیگی یا تعلیم اور گذارہ کے لئے) امداد کی درخواست بنام سکرٹری سولجرز اینڈ ایرمین بورڈ دے سکتے ہیں۔ یہ درخواستیں ۱۰ر اکتوبر تک صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب ویلفیئر ورکر قادیان کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر امور عامہ)

جماعتہائے احمدیہ صوبہ بنگال کی کانفرنس کا تیسواں اجلاس

جماعتہائے احمدیہ صوبہ بنگال پراونشل کانفرنس کا تیسواں اجلاس ۹ر ۱۰ر اکتوبر کو برہمن بڑیہ میں منعقد ہوگا۔ ۱۱ر اکتوبر کو مستورات کا جلسہ منعقد ہوگا۔ مکرم مولوی محمدؐ سلیم صاحب سابق مبلغ فلسطین اور صوبہ بھر کے ممتاز مقررین تشریف لا کر صداقت اسلام و احمدیت اور موجودہ مشکلات کا حل وغیرہ امور پر تقاریر فرمائیں گے۔ طعام و رہائش کا انتظام کرنے کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو تمام خدمات مفت بجا لائیگی۔ کمیٹی کے صدر مکرم مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ ہیں۔ جملہ خط و کتابت ان کے نام

گوروہر سہائے کا قرآن شریف

اور

احمدیہ وفد کی حلفیہ شہادتیں

۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ گوروہر سہائے ضلع فیروزپور کے سوڈھی صاحبان کے پاس جو کہ گورورام داس صاحب کی اولاد میں سے ہیں، حضرت باوا نانک صاحب کے چند تبرکات چلے آتے ہیں۔ جن میں ایک کتاب بھی ہے جس کی زیارت ایک سو ایک روپیہ نذرانہ پیش کرنے پر کرائی جاتی ہے۔ اور زیارت کرانے والے سوڈھی صاحب ایک سو ایک مرتبہ نہانے کے بعد اسکو ہاتھ لگاتے اور اس کے درشن کراتے ہیں۔

وفد کے ارکان

حضور نے ان تبرکات کی تحقیق کے لئے اپنے خدام کا ایک وفد گوروہر سہائے روانہ فرمایا۔ اس وفد میں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے

(۱) حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

(۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۳) جناب بھائی عبدالرحیم صاحب نومسلم

(۴) جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے

(۵) جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے

(۶) جناب سید امیر علی شاہ صاحب انسپکٹر پولیس

(۷) جناب حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری

جماعت احمدیہ کے اس وفد نے گوروہر سہائے پہونچکر ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت باوا نانک صاحب کے تمام تبرکات ملاحظہ فرمائے۔ کتاب کو دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ قرآن شریف کا ایک قلمی نسخہ ہے۔ جو حمائل شریف کا سائز کا ہے۔ سکھ صاحبان چونکہ عربی زبان سے ناآشنا تھے۔ ان کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ کتاب کیا ہے۔ اس احمدیہ وفد کے متعلق حال ہی میں ایک سکھ دوران نے اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کی ہے۔ "وفد کے تمام ممبر پڑھے لکھے تھے۔ قرآن شریف جن کی زبان کی نوک پر تھا۔ پوتھی صاحب کو دیکھ کر اسکو قرآن کریم کہنے میں ان کو کوئی مغالطہ نہیں لگا۔"

(ترجمہ از پراچین بیڑاں صفحہ ۱۸)

وفد کی تحقیقات کا خلاصہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وفد کی تحقیقات کا خلاصہ اپنی مشہور و معروف کتاب چشمۂ معرفت میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کے بعد ۱۹۰۸ء سے ۱۹۴۶ء تک اس قرآن کریم کا تذکرہ احمدیہ لٹریچر میں برابر ہوتا رہا۔ اور ۱۹۳۱ء تک ہمارے سکھ دوست بھی اس امر کے معترف رہے۔ کہ گوروہر سہائے میں ایک قرآن مجید ہے۔ اور یہ وہ قرآن شریف ہے۔ جو گورو نانک صاحب اپنے سفروں میں اپنے ساتھ رکھتے تھے (ملاحظہ ہو خالصہ سماچار امرتسر ۲ اگست ۱۹۳۱ء) نیز ہمارے بعض غیر احمدی بھائی بھی اپنے مضامین میں اس قرآن شریف کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو رپورٹ جامعہ مسجد نارووال و تنظیم اہلحدیث روپڑ بلکہ ہماری جماعت کے ایک معزز رکن جناب سردار محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ صاحب نے ۱۹۲۱ء میں اس بات کا بھی اعلان کردیا تھا کہ

"اگر اب وہاں کے متولی وہ حمائل شریف وہاں سے اٹھا بھی دیں تو پھر بھی صداقت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہاں حمائل شریف کے دیکھنے والے معتبر چشم دید گواہ ہیں۔"

(دست اپدیش صفحہ ۷)

اب کچھ عرصہ سے بعض سکھ صاحبان کی طرف سے اس امر کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کہ اس حمائل شریف کو اٹھا دیا گیا ہے۔ بعض معزز سکھ دوستوں نے خاکسار کو بذریعہ خطوط بھی اس امر کی اطلاع دی ہے۔ کہ اب وہاں قرآن کریم نہیں ہے۔ بلکہ بقول سردار جی۔ بی سنگھ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل اسکی جگہ ایک قلمی گرنتھ صاحب رکھ دیا گیا ہے۔ چنانچہ سردار صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کے ایک قلمی نسخہ کا گرنتھ صاحب بن جانا ایک معجزہ ہے۔ جو احمدیوں کی تحقیقات کے اخبارات میں آجانے کے بعد (۱۹۰۸ء سے) اپریل ۱۹۳۲ء تک کے عرصہ میں کسی وقت خاموشی سے ہوگیا ہے۔ لیکن اس معجزہ میں یہ کمی رہ گئی ہے کہ کسی اور کتاب کو رکھنے کی بجائے گورو گرنتھ صاحب کو درمیان میں لایا گیا ہے" (ترجمہ از پراچین بیڑاں گورکھی صفحہ ۱۲)

سردار صاحب موصوف نے اس بات کی بھی وضاحت کی ہے۔ کہ گرنتھ صاحب کا کوئی نسخہ باوا نانک صاحب کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ گرنتھ صاحب باوا صاحب کے زمانہ میں عالم وجود میں ہی نہیں آیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس معجزہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کہ گرنتھ صاحب کی بجائے ایک اور کتاب رکھ دی گئی ہے۔ جس میں گورو ارجن صاحب کا بھی کلام درج ہے۔ یہ کتاب بھی باوا صاحب کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ گورو ارجن صاحب باوا صاحب کے بعد ہوئے ہیں۔

لاہور کے ایک معزز سکھ دوست نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ احمدیہ وفد کے ممبروں کے بیان شائع کئے جائیں۔ خاکسار اس مقصد کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے فرمایا کہ ہم اس امر کے متعلق حلفیہ شہادت دینے کے لئے تیار ہیں چنانچہ حضور نے اپنے قلم مبارک سے حلفیہ شہادت تحریر فرمادی۔ ذیل میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے اور دوسرے ممبران وفد کی حلفیہ شہادتیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی حلفیہ شہادت

میں اللہ تعالے کی قسم کھاکر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اور جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے شہادت دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں جو وفد گوروہر سہائے ضلع فیروزپور گورو نانک صاحب کے تبرکات دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ میں بھی شامل تھا۔ جو تبرکات اس وقت دکھائے گئے تھے۔ ان میں ایک حمائل طرز کا قرآن بھی تھا یعنی چھوٹی تقطیع کا۔ جو بعض صوفیا لپیٹ کر اپنے گلے میں لٹکا لیتے ہیں۔ اس وقت یہ بتایا گیا تھا۔ کہ یہ گورو نانک صاحب کے تبرکات میں سے ہے۔ جسے وہ ساتھ رکھا کرتے تھے۔ میں نے اسکو پڑھا بھی وہ یقیناً اور قطعاً قرآن کریم تھا۔ اور مکمل بغیر کسی زیادتی کمی کے۔ کیونکہ کئی جگہ سے ورق گردانی کے بعد بھی اس میں سوائے مروجہ قرآن کے اور کوئی کتاب یا اس کا جزو نہیں پایا گیا۔"

خاکسار:- مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) ۲۴ جون ۱۹۴۶ء

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی حلفیہ شہادت

۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کسی نے ذکر کیا۔ (غالباً سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی نے) کہ فیروزپور کے ضلع میں سکھوں کا ایک متبرک مقام گوروہر سہائے مشہور ہے۔ جہاں باوا نانک صاحب کے کچھ تبرکات رکھے ہیں۔ جن سے برکت حاصل کرنے کے واسطے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ اور ان تبرکات میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جس کو سکھ لوگ پوتھی صاحب کہتے ہیں۔ مگر در اصل وہ قرآن شریف ہے۔ اس امر کی تحقیقات کے واسطے کہ فی الواقعہ وہ کیا کتاب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وفد تیار کیا۔ جس میں یہ عاجز بھی شامل کیا گیا۔ میں ان دنوں قادیان کے ہفتہ وار اخبار "بدر" کا ایڈیٹر تھا۔ جب ہم گوروہر سہائے پہونچے۔ تو سید امیر علی شاہ صاحب نے جو ان دنوں اس علاقہ کے تھانیدار تھے ہمارے وہاں قیام و طعام کا انتظام کیا۔ پہلے تو یہ خبر ملی۔ کہ موجودہ گورو صاحب ان تبرکات کو دکھانے کے واسطے کھول نہیں سکتے جب تک کہ وہ ایک سو ایک دفعہ غسل نہ کرلیں۔ اور وہ ایسا غسل کرنا منظور نہیں کرتے جب تک کہ انہیں ایک سو ایک روپیہ نذرانہ نہ دیا جائے۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ان کے کچھ مرید سرحد کی طرف سے اسی شب آئے ہیں۔ اور وہ ایک سو ایک روپیہ نذرانہ بھی لائے ہیں۔ اس واسطے تبرکات آج ہی دکھائے جائینگے۔ چنانچہ تبرکات کو دیکھنے کے واسطے ہمارا وفد گورو صاحب کے مکان پر پہنچا۔ اس وقت تبرکات کھولکر ایک چادر پر رکھے گئے تھے جس کے ایک سرے پر گورو صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چادر کے گرداگرد ان کے مرید بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم کو بھی اس چادر کے گرد بیٹھنے کی جگہ دی گئی۔ چادر پر گورو صاحب ایک سرے پر بیٹھے تھے۔ اور انکے مرید اور سائق چادر کے گرد بیٹھے تھے۔ جس جگہ بیٹھنے کو ملی۔ اسی عاجز راقم گورو صاحب کے بالکل قریب تھا

گورو صاحب نے ایک چھوٹی سی کتاب اس کے غلاف سے نکال کر میرے ہاتھ میں دی اور کہا۔ کہ یہ پوتھی ہے۔ میں نے اسے ہاتھ میں لے کر کھولا۔ تو وہ قرآن شریف تھا۔ میں نے اس کا صفحہ اول بھی دیکھا۔ درمیان سے کھول کر دیکھا۔ آخری صفحہ بھی دیکھا۔ کہیں کہیں سے پڑھا۔ وہ ایک چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف تھا۔ جو خوشخط قلمی لکھا ہوا تھا۔ اور اس کے سوائے اور کچھ نہ تھا۔ میں نے اپنے وفد کے دوسرے ممبروں کی طرف بڑھایا۔ اور ان سب نے بھی دیکھا۔ کہ وہ قرآن شریف ہی ہے۔ اور پھر وہ گورو صاحب کو واپس دے دیا۔ اور ان کا شکریہ ادا کر کے چلے آئے۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ بیان بالکل صحیح ہے۔ اور اس میں کوئی بات شک و شبہ کی نہیں۔" (مفتی) محمد صادق قادیان (رضی اللہ عنہ ناقل)

جناب بھائی عبدالرحیم صاحب نومسلم کی حلفیہ شہادت

۱۹۰۸ء میں جو وفد حضرت بابا نانک صاحب کے تبرکات دیکھنے کے لئے گورو ہر سہائے ضلع فیروزپور گیا تھا۔ اس میں میں بھی شامل تھا۔ پوتھی صاحب جو کہ مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھ میں دی گئی تھی۔ میں نے بھی اس کو دیکھا تھا۔ میں مفتی صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ایک حمائل شریف تھی۔ جو کہ چھوٹی تقطیع پر نہایت خوبصورت لکھا ہوا قرآن شریف تھا۔ یہ تبرکات ہمیں گورو لشن سنگھ صاحب نے دکھائے تھے۔ یہ میری عینی شہادت ہے۔ جس کو میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر صحیح بیان کر رہا ہوں۔" راقم بطور گواہ بھائی عبدالرحیم نومسلم محلہ دارالرحمت قادیان۔ (گورداسپور) ۱۵ر جون ۱۹۴۶ء۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کی حلفیہ شہادت

۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وفد گورو ہر سہائے حضرت بابا نانک صاحب کے تبرکات دیکھنے کے لئے بھیجا تھا۔ میں ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں طالب علم تھا۔ اور بی۔اے میں پڑھتا تھا۔ میں بھی اس وفد میں شامل ہو کر گورو ہر سہائے گیا تھا۔ وہاں پر ہم نے دیگر تبرکات کے علاوہ ایک کتاب بھی دیکھی تھی۔ جو حقیقت میں ایک حمائل شریف تھی۔ یعنی چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف تھا۔ جو کہ قلمی تھا اور نہایت خوبصورت تھا۔ یہ تبرکات ہم کو گورو لشن سنگھ صاحب گدی نشین گورو ہر سہائے نے دکھائے تھے۔ میں نے اس حمائل شریف کو ہاتھ میں لیکر بھی دیکھا تھا۔ اور کہیں کہیں سے اسکو پڑھا بھی تھا۔ وہ سوائے قرآن شریف کے اور کچھ نہ تھی۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ جو کتاب ہم نے گورو ہر سہائے میں ۱۹۰۸ء میں دیکھی تھی۔ وہ ایک حمائل شریف تھی۔ جو کہ ایک قلمی قرآن مجید تھا۔" فتح محمد سیال ۱۶ ۶/۴۶۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے لاہور کی شہادت

سردار جی۔بی سنگھ صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے ان کے مکان پر ملاقات کر کے ان سے گورو ہر سہائے کے قرآن شریف کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ:۔

"مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے ایل۔ایل بی لاہوری جماعت کے امیر ملت یا سرکردہ ہیں۔ ۳۶ سال ہوئے کہ آپ وفد میں شامل ہو کر گورو ہر سہائے گئے تھے۔ ماڈل ٹاؤن کے پاس ہی مسلم ٹاؤن میں رہتے ہیں۔ میں ان کے پاس گیا۔ اور ان سے تحقیقات کا تمام قصہ زبانی سنا۔ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا بیان کی پوری تصدیق کی۔ اور کہا کہ وفد یا ڈیپوٹیشن کو گورو صاحب پر کوئی دباؤ ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جیسا کہ عام خیال کیا جاتا ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ پوتھی دیکھی ہے۔ وہ قرآن شریف کی حمائل شریف تھی۔ کوئی سات انچ لمبی اور ساڑھے پانچ انچ چوڑی[1] لکھائی بہت خوبصورت اور نفیس چمکدار سیاہی سے کی گئی ہے۔ حروف پر اعراب نہیں تھے۔ مولوی صاحب کو ذرا بھی شک نہیں۔ کہ وہ کتاب پورا پورا قرآن شریف تھا۔ اور کچھ نہ تھا۔ اور نہ اس میں قرآن شریف کے علاوہ اور کچھ تھا۔"

(ترجمہ از پراچین بیڑاں صفحہ ۱۹ گورمکھی)

آخری دو احباب چونکہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کی شہادت پیش نہیں کی جا سکی۔ الغرض ان شہادتوں سے واضح ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے وفد نے ۱۹۰۸ء میں گورو ہر سہائے میں ایک قرآن شریف دیکھا۔ جو کہ حمائل شریف ×

× کے سائز کا تھا اور وہ حضرت بابا نانک صاحب کی یادگار کے طور پر چلا آرہا تھا۔ آج اگر بالفرض ہمارے سکھ دوستوں نے وہاں سے اس قرآن شریف کو اٹھا دیا ہے۔ تو یہ ایک بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ ہمارے سکھ دوستوں کو اگر حضرت بابا نانک صاحب کے ان مقدس تبرکات کی ضرورت نہیں۔ تو وہ بجائے ان کو تلف کرنے کے ہمارے حوالہ کر دیں۔ ہم ان کو ان کے عوض میں مناسب ہدیہ بھی ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

(راقم عباد اللہ گیانی از قادیان)

[1] اگر تو مولوی صاحب نے حمائل شریف کا یہی سائز بتایا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اصل سائز یاد نہیں رہا کیونکہ یہ سائز حقیقت میں بیان کردہ سائز سے مختلف ہے

حضرت میاں محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ آف کپورتھلہ کی زندگی کے مختصر حالات

(۲)

(۸)

والد صاحب کے دل کی گہرائیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن روحانی اور حضور ؑ کے اعلیٰ و ارفع مقام نبوت سے آگاہی کی وجہ سے جو محبت موجزن تھی۔ وہ ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں سڑک پر میل کے نشان کی طرح نمایاں طور پر نظر آرہی تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ مبارک مندرجہ ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۳۲۵ سے عیاں ہے۔ بہر حال جس جس بات پر غور کیا جائے۔ اس میں ان کے عشق حقیقی کا انتہائی درجہ پر پہنچا مضمر پایا جاتا ہے۔ مثلاً ذیل میں حضرت والد صاحب رضؓ کے ان اشعار میں سے جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بلند شان کے متعلق لکھے۔ ایک شعر بطور نمونہ پیش کرتا ہوں (یہ اشعار دیر ہوئی کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے الحکم میں شائع فرمائے تھے) فرماتے ہیں:۔

"شمائل کس طرح تیرے بیاں ہوں
بیاں ہوں گر محمد کی زباں ہو"

(۹)

والد صاحب رضؓ اپنی دلی خواہش کے مطابق آخری بیماری کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں قادیان حاضر ہو گئے تھے۔ دارالامان کے قیام کے دنوں میں جس محبت اور ہمدردی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے والد صاحب رضؓ کو نوازا اس سے بھی اس نازک روحانی تعلق قلبی کا جو غیر مرئی ہوتا ہے۔ اور والد صاحب کو حاصل تھا کچھ بھی ثبوت ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب والد صاحب مرحوم کے پاس دیر تک تشریف فرما ہوتے۔ اور دوائی خود تیار کرا کر والد صاحب کو کھلاتے۔ اور جس طرح باپ اپنے عزیز ترین بیٹے کی شدید بیماری میں متفکر ہو کر اسکی صحت کے لئے بے تاب ہوتا ہے۔ اسی طرح حضورؑ کا سلوک تھا۔ پھر بیماری کے آخری ایام میں کپورتھلہ سے خاص آدمی مسمی نظام الدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ کہ بعض سرکاری کاغذات تیار کرنے کے لئے والد صاحب مرحوم کو اجازت فرمائی جائے۔ کہ کپورتھلہ جا کر کاغذات تیار کرا دیں۔ گو والد صاحب کا دل واپسی کے لئے ہرگز رضامند نہ تھا۔ لیکن حضورؑ کے ارشاد کے بعد والد صاحب کسی چون چرا کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اس لئے والد صاحب کپورتھلہ واپس تشریف لے آئے۔

(۱۰)

حضرت والد صاحب کی بیماری کے ایام میں جبکہ آپ قادیان میں تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویا میں دیکھا۔ کہ حضورؑ کے گھر میں سے کسی کا انتقال ہو گیا ہے۔ جس کے متعلق تفہیم ہوئی کہ یہ جناب والد صاحب کی وفات کی طرف اشارہ ہے چنانچہ اگلے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حلقہ احباب میں اپنے اس رویاء کے متعلق بیان فرمایا کہ رؤیا میں جس انتقال کی خبر ملی ہے۔ اس سے مراد میاں محمد خان صاحب ہیں۔ اللہ اکبر! کس قدر مبارک وجود تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا مبارک کے ذریعہ حضرت والد صاحب کو حضور علیہ السلام کا اہل بیت قرار دیا۔ اور حضورؑ کا جو الہام "انی معک و مع اھلک" ہے۔ اس سے کس قدر بلند مرتبہ اس سچے عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی معیت الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

(۱۱)

یہاں پر تحدیث بالنعمت کے طریق پر یہ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ والد صاحب کے ایام بیماری میں اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اہلبیت قرار دیا۔ اور والد صاحب کے عین انتقال کے دن یعنی ۲ر جنوری ۱۹۰۴ء کو جیسا کہ بعد میں خبر انتقال سنکر حضورؑ نے فرمایا۔ کہ ۲ر جنوری کو ایسی حالت طاری ہوئی تھی۔ جیسے کوئی نہایت عزیز مر جاتا ہے۔ ساتھ ہی الہام ہوا۔ "اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائیگا"

سبحان اللہ! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو والد صاحب رضی اللہ عنہ کو تحقیقی اطاعت کا درجہ حاصل تھا۔ اس کے طفیل اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں الہاماً تسلی دی گئی۔ اس خاص امتیاز کے لئے ہم جتنا بھی فخر کریں تھوڑا ہے۔ اس نرم سلوک کی بشارت کے متعلق ایک واقعہ کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہ والد صاحب کے انتقال کے بعد دیگر محکمہ جات ریاست کے افسران کے ساتھ والد صاحب کے ماتحت صیغہ کے متعلق بھی کاغذات خزانہ میں حساب کا بقایا تھا۔ چنانچہ تین چار لاکھ روپیہ کی رقم بقایا جو مختلف افسران کے نام قابل صفائی تھی۔ اس میں تین ہزار روپیہ کا بقایا بذمہ والد صاحب قابل صفائی تھا۔ لیکن میری استدعا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازراہ کرم دعا فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ کی بشارت نرم سلوک کے ماتحت یہ نتیجہ آخرکار معجزانہ طور پر برآمد ہوا کہ مسٹر فریج (جو اس وقت چیف منسٹر تھے) نے تمام حسابات تین چار لاکھ کے دیکھ کر یہ حکم دے دیا کہ حسابات بہت پرانے ہیں ان کو بے باق تصور کیا جائے جب یہ حکم ہوا۔ تو میں نے کئی اپنے دوست اہلکاران کو بتایا کہ میرے دو تین ہزار بقایا کو بے باق کرنے کی خاطر کئی لاکھ کا بقایا اللہ تعالےٰ کے تصرف سے بے باق ہوا ہے۔ جس بات کا افسران کے دل پر خاص اثر ہوا

(۱۲)

اس روحانی تعلق کی وجہ سے جو والد صاحب مرحوم ومغفور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حاصل تھا۔ انتقال کے وقت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی زبان پر بجز تسبیح باری تعالےٰ اور کوئی بات جاری نہ تھی۔ اس کے علاوہ استغفار کثرت سے پڑھتے تھے۔ لیکن یہ سب سلسلہ نہایت متانت اور خاموشی سے جاری تھا۔ یعنی جب آپ کے قریب ہو کر غور سے سنا جاتا تھا تو نہایت آہستہ آواز میں یہ کلمات آپ کی زبان سے سنائی دیتے تھے۔ کسی دنیوی کام کے متعلق کسی سے آپ نے کوئی بات نہ کی۔ بلکہ اپنے خالق ازلی کی بارگاہ میں تسبیح، استغفار و درود شریف کی مصروفیت میں بڑے استقلال کے ساتھ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالمجید خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپورتھلہ

نیر اسلام کا مغرب سے طلوع

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی مساعی۔ بابت ماہ اگست ۱۹۴۶ء

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل

الحمد للہ کہ اس ماہ تبلیغ کا کام کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ وہ آواز جو ہندوستان کی ایک گمنام بستی سے بلند ہوئی۔ نیک فطرت لوگوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہو رہی ہے۔ اور اس کا حلقہ اثر وسیع سے وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔

تقسیم ٹریکٹ

ہمارا ٹریکٹ "مسیح کہاں فوت ہوئے" اور اس کے بعد دوسرا ٹریکٹ "چرچ کے نام چیلنج" خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اس عرصہ میں لنڈن میں کوئی پچیس مختلف مقامات پر یہ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگ بڑے شوق سے یہ ٹریکٹ لیتے ہیں۔ اور لینے کے بعد اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ چلتے چلتے رک جاتے ہیں۔ اور اسے تھوڑی دیر غور سے دیکھنے کے بعد پھر چلتے ہیں۔ پادری لوگوں کے لئے یہ انکشاف خاص طور پر تکلیف دہ ہے پچھلے دنوں ایک پادری صاحب نے فون کیا اور کہا کہ مجھے آپ کا چیلنج منظور ہے۔ میں اس پر آپ سے بحث کرنا چاہتا ہوں۔ فون پر مسٹر آرچرڈ نومسلم احمدی بات کر رہے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کا چیلنج بڑی خوشی سے قبول ہے۔ آپ اس کے لئے کوئی وقت مقرر کریں۔ جس وقت چاہیں تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔

ہائیڈ پارک میں تقاریر

ہائیڈ پارک میں تبلیغ کا پروگرام صرف ایسے موسم میں جاری رکھا جا سکتا ہے جب سردی زیادہ نہ ہو۔ آجکل موسم خوب پرلطف ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس ماہ کوئی ۸ لیکچر ہائیڈ پارک میں دینے کا موقعہ ملا۔ ہر لیکچر کے ساتھ سوالات اور ان کے جوابات کا سلسلہ ایک لازمی امر ہے۔ اس طرح یہ پروگرام ہر دفعہ ہی کافی وقت تک جاری رہا۔

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کو یہاں کے قیام کے آخری ایام میں اپنی تیاری سفر کی وجہ سے گو زیادہ فرصت نہ تھی مگر ہماری خواہش اور اصرار پر آپ بھی اس ماہ کے شروع میں ایک دفعہ ہائیڈ پارک تشریف لے گئے اور تقریر فرمائی۔ تقریر کے دوران میں مختلف سوالات ہوتے رہے۔ جن کے نہایت مدلل جواب آپ نے دئیے۔ اور یہ سلسلہ کوئی اڑھائی گھنٹہ کے قریب جاری رہا۔

مذاہب کانفرنس میں لیکچر

وو انتا سوسائٹی کے زیر انتظام یہاں ایک مذاہب کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے انہوں نے محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن کو بھی دعوت دی چنانچہ آپ نے مؤرخہ ۳۱ کو وہاں لیکچر دیا۔ جو خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

طلباء سے ملاقاتیں

اس سوسائٹی کے علاوہ بعض اور مقامات پر بھی جانے کا موقعہ ملا۔ ہنٹ فورڈ ہوسٹل میں جا کر طلبہ سے تعارف پیدا کیا۔ اور انہیں مناسب رنگ میں اسلام سے متعارف کیا۔ کالونیل ہوسٹل کے طلبہ کو عید کے موقعہ پر مسجد میں آنے کی دعوت دی۔ دس طلبہ عید کے موقعہ پر تشریف لائے۔ ان میں بعض سوڈان کے تھے۔ اور بعض ٹیونس کے دو فلسطین کے عیسائی عرب بھی تھے۔ اس ہوسٹل میں نائیجیریا کے تین چیفس سے بھی ملاقات ہوئی

مسجد میں آنے والے احباب

مسجد میں ملاقات کے لئے خاص طور پر آنے والوں کی تعداد اس ماہ ۲۶ تھی۔ قریباً ان تمام سے برادرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب ملتے۔ اور گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دفعہ ایک پادری صاحب آئے جو کچھ عرصہ ہندوستان میں بھی رہ چکے ہیں۔ اور اب یہاں مزید ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ ان سے کافی دیر تبادلہ خیالات ہوا۔ ان کے علاوہ بحرین کے ڈائرکٹر ایجوکیشن اور ایک ڈچ جرنلسٹ نیز طرابلس کے سید جمیل جو جنرل پیس کانفرنس کے لئے انگلستان آئے تھے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سید جمیل ایک رات بھی ہمارے ہاں ٹھہرے۔ جنوبی افریقہ کے ایک دوست اور ٹریپولی کے ایک دوست سے بھی خاص طور پر ملاقات ہوئی۔ مسجد میں آنے والے تمام احباب کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور بعض اوقات اگر اپنے باغ کا پھل تیار مل سکا تو وہ بھی ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

ہمسایوں سے تعلقات

لنڈن شہر کے ساتھ ہی یہ بات خاص نہیں۔ بلکہ ہر بڑے شہر میں یہی حالت ہوتی ہے کہ بعض دفعہ ایک لمبا عرصہ قیام کے بعد بھی اس امر کا پتہ نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے پڑوس میں کون رہتا ہے۔ مگر "لنڈن مشن" نے ہمیشہ اس خامی کو دور کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اس دفعہ بھی ہمسائیگی کے تعلق کو بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ اور تمام نزدیک کے گھروں میں اپنے باغ کا پھل تحفۃً بھیجا گیا۔ جسے انہوں نے خوشی سے قبول کیا۔ اس کے علاوہ بعض تقاریب کے موقعہ پر بھی انہیں شامل کرنے کا خیال رکھا جاتا ہے۔

تبلیغی خط وکتابت

لنڈن مشن تبلیغی لحاظ سے باقی مشنوں کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اٹلی، سپین، فرانس سے بھی اس کی خط وکتابت جاری رہتی ہے۔ نائیجیریا سے برادرم محترم محمد افضل صاحب قریشی نے لکھا کہ انہیں لٹریچر کی ضرورت ہے۔ انہیں بعض کتب اور ایک ہزار ٹریکٹ بھجوائے۔ اسی طرح ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل نے سسلی سے لٹریچر کے لئے لکھا۔ انہیں بھی بھجوایا گیا۔ ایک دوست نے افریقہ سے Where did jesus die کتب منگوائیں۔ غرض جس حد تک ہو سکا دوسرے مشنوں کے ساتھ اس رنگ میں تعاون کیا گیا مشن کی طرف سے ۱۲۰ خطوط روانہ کئے گئے۔ یہ خطوط کچھ تو برادرم چوہدری صاحب نے خود لکھے۔ اور کچھ آپ کی ہدایت کے مطابق مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے اور ان کے علاوہ پرائیویٹ تبلیغی خطوط کا سلسلہ بھی ہر واقف کے اپنے اپنے حالات کے مطابق کم و بیش جاری رہا۔ مسٹر [illegible] سے ڈاکٹر [illegible] ممبر پارلیمنٹ [illegible] کرنل [illegible] مسٹر [illegible] خاص طور پر [illegible]

ان کے علاوہ ایک انگریزی آئی۔ سی۔ ایس اور یونیورسٹی کے بعض طالب علموں کو بھی خطوط لکھے گئے۔

قصبات میں تبلیغ

لنڈن کے مضافات میں تبلیغ کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی تھی کہ وہ اس کیلئے سکیم تیار کرے۔ اور سب کمیٹی نے ایک سکیم تیار کی جس کے مطابق کام شروع کر دیا گیا۔ الفرڈ جو لنڈن کے Suburb میں واقع ہے۔ وہاں مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور چوہدری عبد اللطیف صاحب تبلیغ کیلئے گئے اور آٹھ سو کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ نیز زبانی بھی تبلیغ کی۔ مختلف احباب سے گفتگو کے مواقع ملے اس کے علاوہ چوہدری ظہور احمد صاحب اور مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ ایلزبری کو (Aylesbury) میں جو لنڈن سے قریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے تبلیغ کیلئے گئے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ایک پادری سے گفتگو ہوئی۔ اور ۳ گرجوں میں جانے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ اس تبلیغ کے نتائج بہتر بنائے۔

اشاعت لٹریچر

محترم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا وہ لیکچر جو آپ نے ایک کانوکیشن کے موقعہ پر لاہور میں دیا تھا۔ زیر طبع ہے۔ امید ہے ستمبر کے شروع میں تیار ہو جائیگا۔ یہ لیکچر تبلیغ کیلئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ موجودہ ضروریات کیلئے طبع شدہ لٹریچر سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس ماہ میں ۱۳ جگہ انگلستان کے باہر لٹریچر بھیجا گیا۔ بعض احباب کو بذریعہ ڈاک کتب روانہ کی گئیں جن کی تعداد ۵۰ کے قریب ہے۔ بعض دفعہ جو لوگ مسجد میں تشریف لائے۔ انہیں بھی پڑھنے کے لئے کتب دی گئیں اور بعض خرید کر لے گئے۔

تعلیم و تربیت

انگلستان کے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لوگ اس حد تک مصروف ہیں کہ بعض دفعہ نماز جمعہ کے لئے بھی مسجد میں آنے کا وقت نہیں نکال سکتے۔ چہ جائیکہ وہ اسلامی مسائل سمجھنے کے لئے کچھ مزید وقت دے سکیں۔ اس وقت تک ہمارے پاس بھی کوئی ایسا لٹریچر موجود نہیں۔ جو خاص اس غرض کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ اس لئے ایسے لٹریچر کی ضرورت سختی سے محسوس ہو رہی تھی۔ ایک سب کمیٹی نے ایک کورس تجویز کیا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری مضامین کی فہرست مرتب کی ہے یہ تمام کورس تو کافی لمبا ہے۔ مگر جس قدر توفیق ملتی گئی۔ اسے اشاعت دی جائیگی۔ یہ مضامین تیار کرنے کے لئے ۴۰ کے قریب مضمون نگار حضرات کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے اور خطوط لکھے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے مضامین جہاں تک جلدی ممکن ہو لکھ کر روانہ فرماویں۔

تقریب عید

لنڈن میں عید کی تقریب اس دفعہ ۲۹ اگست کو منائی۔ اس کے لئے دعوتی کارڈ ہفتہ عشرہ قبل احباب کی خدمت میں روانہ کر دیئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عید کے موقعہ پر کافی رونق ہو گئی برادرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے نہایت موثر انداز میں عید کا خطبہ پڑھا۔ اور لوگوں کو توجہ دلائی۔ کہ اگر وہ حقیقی اور دائمی عید حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس عید سے سبق حاصل کرتے ہوئے انہیں رمضان المبارک کے روزوں کے بالمقابل قربانیاں کرنی چاہئیں۔ اسی تسلسل میں آپ نے فرمایا۔ انبیاء کی بعثت کا زمانہ بھی عید کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ اس موقعہ پر مختلف پریسوں کے ۵ نمائندے بھی موجود تھے۔ جن میں سے بعض نے مختلف مواقع پر اجتماع کے فوٹو لئے۔

اس دفعہ رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں تراویح میں قرآن کریم ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائی فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہندوستان کے سیاسی حالات اور مدبرین انگلستان

ماہ زیر رپورٹ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مضمون ہندوستان کی موجودہ حالت اور مسلم لیگ کے متعلق ملا۔ جسے انگریزی میں ترجمہ کر کے تمام ممبران پارلیمنٹ کے نام ارسال کیا گیا۔ بعض ممبران کی طرف سے مضمون موصول ہونے کے اطلاع کے ساتھ ان کی رائے بھی موصول ہوئی۔ آنریبل مسٹر جے بینسرجی اور آنریبل مسٹر ہنری امیرن کے خط کا ذکر امید ہے۔ دلچسپی کا موجب ہوگا

ان کے جوابات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے مرسلہ میمورنڈم بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے۔ آپ نے اپنا نقطہ نگاہ نہایت دیانتداری کے ساتھ صاف صاف پیش کیا ہے۔ اس سوال کا جواب کہ اگر اسمبلی ایک بھاری اکثریت کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف جو کہ اقلیت میں ہیں کوئی قانون پاس کر دے۔ تو مسلمان کیا کریں۔ یہ ہے۔ کہ مسلمان وزراء استعفیٰ دے دیں۔ اگر انگلستان کی مشترکہ حکومت میں ایسا ہو۔ تو اقلیت ایسا ہی کرے۔

پنڈت نہرو۔ اور ہندوؤں پر اب یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے۔ کہ اگر وہ ہندوستان کے نئے آئین حکومت کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنا چاہیئے۔ پنڈت نہرو کو جان لینا چاہیئے کہ وہ اپنی حکومت کو مسلم لیگ کے تعاون کے بغیر قائم نہیں رکھ سکتے۔ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ان کی تعداد میں نہیں ہے بلکہ اس امر میں ہے کہ وہ کسی وقت بھی حکومت سے استعفیٰ دے سکتے ہیں۔

دیگر مصروفیات

ہالینڈ اور جرمنی جانے والے واقفین نے انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح ان ملکوں میں جانے کی کوئی صورت نکل آئے۔ مگر اس مقصد میں ابھی تک کامیابی نہ ہو سکی۔ آخر حضور نے انہیں سوئٹزرلینڈ جانے کا ارشاد فرمایا۔ سو الحمد للہ کہ انہیں سوئٹزرلینڈ کا ویزا مل گیا ہے

ایک اور مبلغ امریکہ کی آمد

برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ ۱۲ اگست کو یہاں پہنچے۔ احباب ان کے استقبال کیلئے واٹرلو سٹیشن پر موجود تھے۔ آپ کوشش فرما رہے ہیں کہ جلد امریکہ جانے کی کوئی صورت نکل آئے۔ امریکہ جانے کے راستہ میں بھی کچھ مشکلات ہیں۔ خدا تعالیٰ جلد کوئی صورت جانے کی پیدا کر دے۔

اجلاس

انگریزی زبان کی مشق کے لئے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں واقفین کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک مقالہ پڑھا گیا۔ جس پر تمام واقفین نے اظہار رائے کیا۔ پھر محترم جناب چوہدری صاحب نے اپنے مفید معلومات اور ہدایات سے مستفید کیا۔ یہ اجلاس جن کا سلسلہ کچھ عرصہ سے شروع ہے محترم جناب چوہدری صاحب کی موجودگی کے باعث بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔

محترم مولانا شمس صاحب کی واپسی

جناب مولانا شمس صاحب نے دس سال کا طویل عرصہ جسمیں زمانہ جنگ کی تکالیف اور مشکلات بھی شامل ہیں نہایت کامیابی کے ساتھ اس ملک میں گزارا۔ اور دن رات ایک کر کے دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ آخر کار بانیل مرام سرخرو ہو کر ان کے لئے اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قدموں میں حاضر ہونے کا موقع آگیا۔ اور آپ گیارہ اگست کو عازم قادیان ہو گئے جماعت کے افراد کے علاوہ بعض دوسرے احباب بھی آپ کو الوداع کہنے کے لئے ٹلبری ڈاک تک گئے۔ اور دعا کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔

ہمیں اس امر سے تو خوشی ہے کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہو کر اپنے آقا کے پاس جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں اور بھی برکت ڈالے۔ مگر احمدیہ مشن کو جو آپ کی جدائی اور عدم موجودگی سے نقصان ہوگا اسے ہم نہایت سختی سے محسوس کر رہے ہیں آپ کا علم اور تجربہ مخالف و موافق ہر ایک کو تسلیم ہے۔ آپ کی موجودگی ہمارے لئے بڑے اطمینان اور راحت کا باعث تھی مگر آخر اس جدائی کیلئے ایک وقت

مقدر تھا جو آگیا۔ آپ کے جانے کے بعد جو پہلا خطبہ جمعہ برادرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے دیا۔ وہ بھی انہی احساسات کے اظہار میں تھا۔ آپنے ایسے درد اور سوز میں بیان کیا۔ کہ سننے والوں کو بھی اسی رنگ میں رنگین کر دیا اور خداتعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ دعا کی کہ وہ ہمیں اپنے کام کو کامیابی کیساتھ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور مقصد میں کامیاب کرے۔ ہماری ہر کوشش اور ہماری ہر حرکت اسی کی رضا کیلئے ہو

بیعت

الحمد للہ کہ اس ماہ ایک خاتون بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئیں۔ جناب مولوی صاحب کے بعد یہ پہلی خاتون ہیں جو اسلام لائیں۔ آپکا اسلامی نام بشریٰ رکھا گیا۔ خدا کے فضل سے اسلامی احکام پر عمل کرنے میں کوشاں ہیں۔ اپنے لباس میں بھی خاصی تبدیلی پیدا کر لی ہے۔ اور سوسائٹی کے دیگر بعض خلاف شرع امور کو بھی ترک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور اخلاص میں برکت دے اس خاتون کی والدہ پولش تھی اور باپ جرمن اسلئے اسے پولش زبان تو اچھی طرح آتی ہے اور جرمن زبان بھی سمجھ سکتی ہیں۔ ایک عرصہ امریکہ میں گزارنے کے بعد اب اس ملک میں آئی ہیں۔ اب نماز کے اسباق بڑی سرعت سے پڑھ رہی ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کے صدر سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون جمعرات کو پیرس میں روسی وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ اگر مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے منظور کر لیا تو لنڈن میں مسلم لیگ کا دفتر اطلاعات قائم کیا جائے گا۔ نیز ایک ہفتہ وار اخبار بھی جاری کیا جائے گا۔ تاکہ لنڈن کے عوام کو مسلمانان ہند کی صحیح پوزیشن بتائی جا سکے۔

لائلپور ۲۴ ستمبر۔ گندم دڑہ ۱۰/۹ گندم فارم ۳۹۱ ۹/۱۴/۔ نخود ۷/۱۲/۔ آٹا مل ۱۰/۱۴/۔ گڑ دیسی ۲۱/۰/۔ تا ۲۵/۰/۔ گھی دیسی ۱۹۶ روپے۔

لاہور ۲۴ ستمبر۔ سونا ۱۰۰/۰/۔ چاندی ۱۹۷/۸/۔ پونڈ ۶۸/۰/۔

امرتسر سونا ۱۰۳/۸/۔

پونا ۲۴ ستمبر۔ بمبئی اسمبلی میں ایک ترمیمی لیجسلیشن ہوا۔ جس کا مقصد بمبئی پولیس کو وسیع اختیارات دینا تھا۔ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ چونکہ ہمارے نزدیک اس بل کا مقصد صرف مسلمانوں کو کچلنا ہے۔ اس لئے ہم بطور احتجاج واک آؤٹ کرتے ہیں۔ چنانچہ پارٹی کے تمام ارکان واک آؤٹ کر گئے۔

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ دریائے بار اکیشور میں طغیانی آ جانے کی وجہ سے پانی ۲۳ فٹ تک چڑھ گیا ہے۔ بہت سے مکانات تباہ اور مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔

سری نگر ۲۴ ستمبر۔ ریاست کی سرحد پر پولیس نے مہلک ہتھیاروں کی ایک بہت بڑی تعداد پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔

وارد ھا ۲۱ ستمبر۔ مقامی پولیس نے چار اشخاص کو اس بنا پر گرفتار کر لیا ہے۔ کہ ان کے پاس ۷۴ بزدوں کے سرے چاقو اور دیگر ہتھیار پائے گئے تھے۔

نئی دہلی ۲۴ ستمبر۔ عارضی گورنمنٹ نے محکمہ ری سٹیلمنٹ کو ہدایت کی ہے کہ وہ آزاد ہند فوج کے ارکان کے لئے روزگار مہیا کرنے کا انتظام کرے۔

نیویارک ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکی فوج نے ایک ایسا زہریلا ہتھیار ایجاد کیا ہے۔ جس کے ایک مکعب انچ سے شمالی امریکہ کی ساری آبادی ختم ہو سکتی ہے۔

نئی دہلی ۲۴ ستمبر۔ حاجیوں کا جہاز علوی ۲۱ ستمبر کو جدہ پہنچ گیا ہے۔

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ مارشل سٹالن نے ایک بیان میں کہا۔ میری رائے میں تیسری عالمگیر جنگ کے چھڑ جانے کا کوئی امکان نہیں۔ جو لوگ یہ خطرہ ظاہر کر رہے ہیں وہ اس خطرہ کی دھمکی سے محض اپنے سرمایہ دارانہ مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں۔ آپ نے اٹیمک قوت کا ذکر کرتے ہوئے کہا یہ قوت امن عالم کو خطرہ میں ڈالنے کا موجب نہیں ہو سکتی۔ میرے خیال میں اسے استعمال کرنے کی ممانعت کر دینی چاہیے۔ اگر بین الاقوامی سیاسیات میں تدبر کا ثبوت دیا جائے۔ تو تمام معاملات اچھی طرح سلجھائے جا سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ آج مسٹر جناح سندھ کے وزیر مسٹر کھوڑو نے ملاقات کی۔ نیز اچھوتوں کے ایک وفد نے بھی ملاقات کی۔ اور ان سے درخواست کی کہ وائسرائے سے ملاقات کے وقت ان کا معاملہ بھی پیش کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک ممبر حکومت ہند نے ایک تقریر میں کہا۔ ہمیں سائنس کو اپنے ملک کی ترقی کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ اور سب سے پہلے کھیتی باڑی کے ذرائع کے سلسلے میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ ہمارے ملک میں قدرتی وسائل کی بہتات ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ اناج پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ آج تیسرے پہر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں ان قراردادوں پر غور کیا گیا۔ جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے پاس کی ہیں۔

بمبئی ۲۵ ستمبر۔ رات بھر شہر میں امن رہا لیکن صبح دو جگہ پتھراؤ کیا گیا۔ اور دو اشخاص کو چھرا گھونپ دیا گیا۔

ڈھاکہ ۲۵ ستمبر۔ آج شام تک آتشزدگی کے دو واقعات ہو گئے ہیں۔ ایک شخص کو چھرا گھونپ دیا گیا۔

طہران ۲۴ ستمبر۔ جنوبی ایران کے قبائلی باغیوں نے شیراز کا محاصرہ کر لیا ہے۔ ایران کی مسلح فوج ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کے ہمراہ سرکوبی کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔

لاہور ۲۴ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ اس کی رو سے میونسپل کارپوریشن کی حدود میں ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

رنگون ۲۴ ستمبر۔ حکومت برما اور اینٹی فاشسٹ لیگ کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اب برما کا آئینی تعطل دور ہو جائے گا۔

پشاور ۲۴ ستمبر۔ وزیر مالیات نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ گذشتہ دو ماہ سے حکومت ہند نے کوئی اناج صوبہ سرحد کو نہیں دیا ہو جس سے غذائی حالت بہت خطرناک ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۴ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں خان عبد الصمد خان کا یہ ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہو گیا ہے کہ بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر اور آنے والی اہم آئینی تبدیلیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بلوچستان میں بھی ایک عارضی حکومت قائم ہو جانی چاہیئے۔

بٹاویہ ۲۴ ستمبر۔ ڈاکٹر سلطان شہریار نے نئی وزارت مرتب کر لی ہے۔ وزراء کی نئی فہرست ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو صدر جمہوریہ نے منظور کر لی ہے۔

اندولہ ۲۴ ستمبر۔ ریاست میں ہندی زبان رائج کرنے کے لئے خاص احکامات جاری کئے جا رہے ہیں۔ جن کے مطابق ریاست کے تمام حکام کیلئے ہندی زبان کا ایک امتحان پاس کرنا لازمی ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آج امریکہ۔ روس۔ برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس پیرس میں شروع ہو گئی۔ اس کانفرنس میں اٹلی کی نوآبادیات اور پیرس کانفرنس جلد ختم کئے جانے کے سوالات پر غور کیا جائیگا۔

کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔